



انتخابی جماعتیوں کا جشن!

هر چار سال بعد، امریکی سیاسی پارٹیاں اپنے اپنے صدارتی امیدوار کو باضابطہ نامزد کرنے کے لئے جمع ہوتی ہیں۔ پھر آخر ایسا کیوں ہوتا ہے کہ مہینوں کی شناسائی اور ایک دوسرے کے خلاف انتخابی مہم جوئی کرے بعد بھی امیدوار ایک اچھی پارٹی کی توقعات پر پانی پھیر دیتے ہیں؟

کا کہنہ تایوں کی قلک ٹھکاف گونج میں اٹھ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ غبارے میں لانے میں معادن ہوتا ہے نہ صرف صدر یا نائب صدر کی کرسیوں چھوڑے جاتے ہیں، زند و شوایک دوسرے کو بیوں سے شادا کام کرتے کے لئے بلکہ امریکی کا گلریس اور ریاستی انتخابات کے لئے، اور جب ٹھکاف سے اپنے اختیارات کے انتہا کے لئے بھی۔

ان اجلاسوں میں پارٹی لیڈروں کی ایک بنیادی تقریر جس میں وہ عالم طور پر نائب صدر کے لئے اپنے امیدوار کو نامزد کرتے ہیں، نامزد امیدوار کی تقریر ریاستی فوڈ کے ذریعے دے گئے وہوں کا اعلان، اور انتخابی منظور پر ناکرات اور اس میں ترمیمات شامل ہوتی ہیں۔

ماضی میں عام طور پر کچھ یادہ ہی جوش و خروش کھائی دیتا تھا۔ ریاستی وفد کا سربراہ انتہا اخاور جب نیفریوں کا شور غوبھا ماند پڑتا تھا اور سروں پر پھیلتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ عمل پارٹی کو اپنے امیدواروں کو روشنی

برے ہال میں غبارے اڑائے جا رہے ہیں، بینڈز موسيقی کھیڑے رہے ہیں، ایئر فون لگائے تھے اور جس ٹھکاف کا انٹرو یو لیا جا رہا ہے وہ بیگم شو غوغاء سے منظر ب پریشان نظر آ رہا ہے، لوگ مسخر وں والے ہیئت لگائے ہوئے جھنڈیاں ہلا رہے ہیں، ملک کے طول و عرض سے لوگ آئے ہوئے ہیں اور اپنی اپنی ریاستوں کی مخصوص روایات کا اٹھا رکتے ہوئے اپنی پارٹی کے صدارتی امیدوار کے حق میں نفرے لگا رہے ہیں، اُنی وی اسکرین پر اعداد و شمار کے خاکے ناظرین کے جوش و دلوں میں اضافہ کر رہے ہیں، اور یہ سب اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ جاودوں کی عدو کی ٹھکاف کے بارے میں فیصلہ نہیں سدادیتا اور اس کے بعد ری پبلکن یا دیموکریک پارٹی پاشا طبلہ پر اپنا صدارتی امیدوار نامزد کرتی ہے۔

کسی قریبی ہوٹ کے کمرے یا کنوش سیٹریوٹ میں انتقال کی شدید گھریاں جھیٹنے کے بعد، امیدوار اس کا کہننا نائب صدارتی امیدوار اور اس

کرنے والوں کی تعداد تکمیلی چارہ ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۲ تک صرف ایک درجہ ریاستوں میں صدارتی پر انکریز چاری رہیں۔

لیکن جمہوری قدریں تاذکرنے کے مطالبے نے دوسری عالمی جنگ کے بعد ایک بار پھر زور پکڑا۔ پہلی بار لوگوں نے اپنے دیوان خانوں میں بیٹھ کر شیلی ویژن پر سیاسی مہموں کا چشم دید مشاہدہ کیا اور سنایا۔ صدر اولیٰ امیدواروں کو حکومت سے مطالبہ کرنے کا اور ان سے گذارشات کرنے کا ایک نادر و نایاب موقع ہاتھی آیا۔ آئنے والی دہائیوں نے پارٹیوں کے نامزدگی اچلاسوں میں خواہی شرکت کو اور بھی وسیع کر دیا۔

نیچے کے طور پر، تمام ریاستیں اب بڑی پارٹیوں کے نامزدگی
اجلاسوں کے لئے مندو بین کے انتخاب کے پیش نظر پاکستانی انتخابات
یا کاؤنکس یادو گوں کے جموعے کاظم کمرتی ہیں۔ ریاست کے قوانین اور
پارٹی کے قواعد و ضوابط کی میعاد پر، پاکستانی رائے دہندگان، امیدوار
کے حق میں ووٹ ڈال سکتے ہیں یا مندو بین سے اقرار کر سکتے ہیں کہ
وہ تو قومی اجلاس میں فلاح امیدوار کے حق میں ووٹ دیں، یا وہ ایسے
امیدوار کا انتخاب کر سکتے ہیں جو پہلے کافی تین یا ریاتی اجلاس میں اس
گروپ سے مختصر قومی اجلاس مندو بین کے ساتھ خبر کرت کرے۔ گوکر
اس سٹم میں کئی ماں لگتے ہیں لیکن ترجیح امیدوار پر نگاہ دنگ کے
سلسلہ را غمہ میں ہی انگ کا جاتی ہے۔

تو می نامزدگی اجلاس میں شرکت کرنے والے ریاستی وفد کے ساتھ کا تعین ہر پارٹی کے قارموں لے کی بیانیا پر ہوتا ہے جس میں ریاست کی آبادی، پارٹی کے تو می امیدوار کی حق میں مانعیتیں کی گئیں جماعتیں، اور اس ریاست کے منتخب اہل کاروں اور عوامی محبوبین پر مصروف کاریارٹی لیڈروں کی تقداد ا شامل ہوتی ہے۔

صدراتی امیدوار کی نامزدگی کے عمل میں تبدیلیوں کے جو تنازع برآمد ہوئے ہیں، ان میں سے ایک پارٹی کے ماحولیاتی، ٹیلی ویژن پر اشتہر ہونے والے قوی نامزدگی اجلاس کی اہمیت میں بتدریج کم ہے۔ آج صدراتی امیدوار، پر انحری انتخابی عمل کے اوکل ہی میں رائے ووہنگان منتخب کر لیتے ہیں۔ مجوہہ امیدوار اجلاس کے انعقاد سے قبل اسی ایک ناصل صدر کے لئے اپنی خواہش کا اظہار کر دیتا ہے۔ کبی امریکی صدراتی امیدوار کی قبولیتی تقریر منے کے لئے آخری دن ٹیلی ویژن آن کرتے ہیں۔ یہ بھی ماٹھی کی روایت سے انحراف ہے۔ ابتدا میں، صدراتی امیدوار اجلاسوں سے دور رہتا تھا لیکن فرنٹنکن ڈی روز ویلک نے ۱۹۳۲ میں ڈیموکریک پارٹی اجلاس میں شرکت کر کے اس روایت کو توڑ دیا۔ یہ ایک اپتھاقدم تھا۔ وہ نہ صرف امیدوار نامزد ہوئے بلکہ بلا دامر کی کے صدر بھی نہ۔

زیر نظر مضمون، یو ایس ڈپارٹمنٹ آف ائیش پلی کیشن، "امریکی اتحادیات: ایک مختصر تعارف" سے مانع ہے۔ لورڈ اکیز لومگ نے اس مضمون میں اضافے کئے ہیں۔

روایت بنگی کے بڑی پارٹیاں اور بیشتر چھوٹی چھوٹی پارٹیاں نامزدگی جلاسات کا اعتماد کرتی ہیں جن میں ریاستی و فوڈ شریک ہوتے ہیں۔

نیسوں اور میوسی صدی کے دوران ان نامزدگی اجلاسوں میں گوکر پارٹی وفاداروں کی ایک بڑی تعداد شرکت کرتی تھی لیکن انہیں عملاء پارٹی کے ریاستی قائدین ہی کثروں کیا کرتے تھے۔ یہ سماں آقا اپنی اپنی یادیں تو اپنے شاہزادے اور سونگ کو استعمال کرتے تھے جا کہ وہ اپنے دوہوں کا تو قوی یاری کا کائنٹش میں ”سچے طور پر“ استعمال کر سکیں۔ حالانکہ اجلاسوں

میں طویل تقریریں اور مباحثے ہو اکرتے تھے لیکن زیادہ تر کام مثال کے طور پر پالیسی اور کاریبی تقریریاں پارٹی کے قائدین اور لکیدی معاونین کے دریجہ ہی پر الجھت میلنگوں میں انجام پاتے تھے۔ میلنگوں تباہ کو کہ دھوکیں سے بچ رہے ہوئے کروں میں ہوا کرنی تھیں۔ امریکی زبان میں ”پوشکل کلیش“ کی ترکیب بیان سے وضع کی گئی ہے۔ پارٹی قائدین کے مخالفوں نے اجلاس کے مندوہ میں کوئی منتخب کرنے کا اختیار عام ائے وہندگان کو دعے جانے کا مطالبہ کیا جسکے نتیجے میں پرانی انتخاب



سب سے اوپر: ورجن آئی لینڈ کی ذیلی گیٹ هبڑو اونیل
(بانیں) اور لیلیانا بیلارڈو ڈی او نیل ری پہلکن نیشنل
کنوشن میں۔ اوپر: ڈیمکریٹ نیشنل کنوشن کے آخری
من آشیازی کا ایک منظر۔

کی پیادا ستوار ہوئی۔ ۱۹۱۶ء تک آدمی سے زیادہ ریاستوں میں صدارتی ایجنسی کا نام تھا۔

1 - 5125

دور دائیں: جان میک کین اپنی شریک امیدوار سارہ پے لن کے ساتھ سیتھ پال، مینیسوٹا میں ری پبلکن نیشنل کنوشن میں۔
دائیں: جو بینن (بائیں سے) ان کی اہلیہ جل، میشل اوباما اور ابیار اوباما اپنیوں کولوریڈو میں ڈیسکریٹ نیشنل کنوشن میں۔

لہرائے جانے والے جنڈے ساکت ہو جاتے تھے تو وہ یہ بتاتا تھا کہ
کتنے ہو دنے ووٹ دیئے ہیں۔ پھر اس ریاست کو ملنے والے فنڈ یادہاں
کی پسندیدہ چیزیاں امیری کے بارے میں کچھ بتایا جاتا تھا جس کا منظہ
وچھپی سے خالی نہ ہوتا تھا۔ اگر پاکستانی یا کاؤنک ونگ قریب ہوتی تو
پورے کوشش سیڑھی میں بے ترتیب طاقت اتوں کا سلسلہ چاری رہتا جس میں
امیدوار کے نمائندے، حامی اور غیر حامی ہو دی کی تغیریں تھیں میں اس
مصروف رہتے۔ کبھی کبھی کوئی مایوس امیدوار اپنے حریف کے حق میں اس
شرط پر کنارہ کو ہو جاتا ہے کہ پارٹی کے مشورہ میں اس کی پسندیدہ پالیسی
کو شاخال کیا جائے گا، یا اسے نائب صدارتی امیدوار کی حیثیت سے نامزد
کیا جائیگا یا اسے کامیونیٹی کی منصب سے سرفراز کیا جائیگا۔ اکثر ویژہ دو
اکیں ایسے ہندی ہو دیجی آجاتے جو اپنی ریاست کے ”محبوب بھی“ یا
”بھینی“ کے لئے ونگ پر اصرار کرتے ہیں ایسے مقامی شایاں افراد کی وکالت
کرتے جنہیں نامزد کئے جانے کی توقعات محدود ہوتیں، یا کسی ایسے
امیدوار پر زور بیال سرف کرتے جو جنہوں نے ملے ای وسیع را ہو چکا ہو۔

امیدواروں کے انتخابات کا یہ عمل کمیٹی دھائیوں سے جاری ہے جو رفتہ رفتہ ایک ایسے شو میں تبدیل ہو گیا ہے جس کی تفصیلات و جزئیات امریکی ملیٹ اور یونیورسٹیز ورکس اپ نظریہ کرتے تاہم کچھ کچھ حیرت انگیز و اعماق رہما ہو جاتے ہیں۔ ۲۰۰۳ء میں لوگ اس وقت حیران و ششدرو رہ گئے جب ایک اداکے کے لیک جوں سال بیرون پارک اوبامے ایک مرکز آزاد اتریزیریکی اور قومی مظہر نے پر اس نے اپنا وجود پہلی پار درج کر دیا۔ چار سالوں بعد آج وہ ڈیسکریپک پارٹی کا صدارتی امیدوار ہے۔

امریکی دستور اسasی میں، انتخابات عام میں امیدواروں کے انتخابات کے لئے سیاسی پارٹی کیلئے کوئی پدایت مزکور نہیں ہے۔ لیکن ۱۷۹۲ء کے آتے آتے، امریکی کامگیریوں کے ارکان، اس وقت کی سیاسی پارٹیوں سے وابستگی کو اپنی شناخت ہاتھے اور اپنی پارٹی کے صدر اپنی اور نائب صدر اپنی امیدواروں کی نامزدگی کے سلسلے میں فیروزی طور پر میں نہیں کرنے لگتے۔ لگبڑا کاؤنکس کے نام سے معروف امیدواروں کو منتخب کرنے کا یہ نظام ۱۸۲۳ء تک جاری رہا۔ اس کے بعد جنوب کی جانب امریکی کی توسعہ کے سبب میدان سیاست میں قوت کی عدم ترقی کی وجہ سے یہ نظام باقی نہ رہا۔

رفت رفت کوکی جگد نامزدگی کے قوی اچالسوں نے لے لی۔ پہلا اچالا، ایک چھوٹی پارٹی ”اخنی میسنس“ کے ذریعہ ۱۸۳۱ میں ہائی مور سیمیری یونین میں منعقد ہوا تاکہ امیدواروں کا انتخاب ہو اور ایک انتخابی مشترک تحریر کیا جاسکے۔ آئندہ سال بھی ڈیکریشن اپنے امیدواروں کو منتخب کرنے کے لئے اسی سیلوں میں جمع ہوئے۔ اسی وقت سے یہ